جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر:- نعیم احمد نیر

جلد نمبر 8 ماہ احسان 1381ھش بمطابق جون 2002ء شمارہ نمبر 6

تبرکات ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام

''نمازوں میں دعا کرتے رہو کہ اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا اور سچے ایمان پر قائم رکھ۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 607)

جماعت احمدیہ جرمنی کی سالانہ مجلس شوریٰ کا نئے مرکز بیت السبوح میں پہلی مرتبہ انعقاد

475 ممبران شوریٰ، 31 نومبائعین اور 34 ممبرات لجنہ نے شرکت کی

تمام کارروائی محترم نیشنل امیر صاحب کی زیر صدارت ہوئی، جرمن زبان کو اولیت دی گئی تاہم اردو اور جرمن زبانوں میں رواں ترجمہ کیا گیا

جماعت احمدیہ جرمنی کی 21ویں مجلس شوریٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 31 مئی تا 2 جون 2002ء جماعت جرمنی کے نئے مرکز بیت السبوح فرانکفورٹ میں بخیر وخوبی انعقاد پذیر ہوئی۔ الحمدللہ۔ اس سہ روزہ مجلس شوریٰ کے متعدد سیشن منعقد ہوئے جن میں تعلیمی و تربیتی امور پر غور کیا گیا اور نئے مالی سال کے بجٹ آمد و خرچ پیش ہوا۔

اس نئے مرکز میں اپنی نوعیت کی یہ سب سے بڑی تقریب تھی جو پہلی مرتبہ یہاں منعقد ہوئی۔ انتظامات کی وسعت کے لحاظ سے مجلس شوریٰ بے حد کامیاب رہی اور جملہ شرکاء نے قیام و طعام اور دیگر امور پر پورے طور پر اظہار اطمینان کیا۔ اس موقع پر خطیر رقم سے خرید کی گئی اس وسیع و عریض عمارت کی افادیت خاص طور پر محسوس کی گئی۔

مجلس شوریٰ کا باقاعدہ افتتاح 31 مئی کو بوقت 17:00 بجے محترم امیر صاحب جرمنی نے اپنے افتتاحی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ کیا۔ بعدازاں اسسٹنٹ سیکرٹری شوریٰ مکرم ہارون رشید صاحب نے مختلف جماعتوں کی طرف سے پیش کی جانے والی ایسی تجاویز پڑھ کر سنائیں جو کہ نیشنل مجلس عاملہ نے غور کے بعد شوریٰ کے ایجنڈے میں پیش شامل نہیں کی تھیں، اسی طرح متعلقہ عہدیداران نے ان تجاویز کو ایجنڈے میں شامل نہ کرنے کی وجوہات بھی بیان کیں ان میں سے بعض تجاویز ایسی تھیں جن پر یا تو کسی نہ کسی رنگ میں عمل ہو رہا ہے یا پھر بعض انتظامی اور قانونی پیچیدگیوں کی بناء پر عمل درآمد مشکل ہے۔ اسکے بعد مندرجہ ذیل تین سب کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔

i:- تعلیم

ii:- تربیت

iii:- مال (آمد وخرچ)

مذکورہ بالا تمام سب کمیٹیوں نے رات کو اپنے اپنے اجلاسات منعقد کر کے مفوضہ امور پر بحث کر کے اپنی آراء سے ممبران شوریٰ کو مطلع کرنے کے لئے رپورٹس تیار کیں۔

دوسرے روز کی کارروائی ساڑھے نو بجے صبح تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد سیکرٹری سب کمیٹی تعلیم مکرم عمیر باجوہ صاحب نے اب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی اور اس کے بعد ممبران کو اس پر اظہار خیال کرنے کی دعوت دی گئی۔ جس پر کثیر تعداد ممبران شوریٰ نے بحث میں حصہ لیا۔ مفید مشورے دیئے اور بہت سی قابل عمل تجاویز پیش کیں۔

اس کے بعد سب کمیٹی نمبر 2 برائے تربیت کے سیکرٹری مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نے اپنی کمیٹی کے اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ کے بعد بھی ممبران شوریٰ کو عام بحث کی دعوت دی گئی جسمیں بہت سے نمائندگان نے حصہ لیا۔

دوسرے دن کے تیسرے سیشن میں سب کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹ سیکرٹری سب کمیٹی مکرم رفیق احمد صاحب نے پیش کی اور اس پر بحث کا آغاز ہوا۔ اس میں آئندہ مالی سال کا بجٹ آمد و خرچ زیر بحث آیا۔ اس دوران ممبران شوریٰ نے بجٹ کی ایک ایک مد پر بڑی باریکی سے غور کیا اور اس بارے اپنی آراء، تجاویز اور مشورے پیش کئے۔ یہ تفصیلی بحث اگلے روز دوپہر تک جاری رہی۔

تیسرے روز سب کمیٹیوں کی رپورٹس پر بحث مکمل ہونے کے بعد مجلس شوریٰ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ جس میں پہلے بعض عہدیداران کو ممبران کے سامنے اپنے اپنے شعبوں کے بارے میں بعض ضروری ہدایات دینے کا موقع دیا گیا بعد ازاں مجلس شوریٰ 2002ء کی رپورٹ پڑھی گئی پھر محترم

باقی صفحہ 6 پر

مجلس انصار اللہ جرمنی کے بائیسویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 18 مئی 2002ء کو مجلس انصار اللہ جرمنی کے دو روزہ سالانہ اجتماع کا آغاز اپنی دینی اور روحانی روایات کیساتھ پرچم کشائی کی تقریب سیبوا۔ یہ اجتماع چونکہ یورپین اجتماع بھی تھا اسلئے اس حوالے سے وفاقی جمہوریہ جرمنی کے علاوہ یورپین یونین کا جھنڈا بھی لوائے انصار اللہ کے ہمراہ لہرایا گیا۔ صدر مجلس انصار اللہ جرمنی کے افتتاحی خطاب، عہد انصار اللہ دہرائے جانے اور دعا کے بعد علمی مقابلہ جات کا نہایت دلچسپ پروگرام ہوا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تلقین عمل کا پروگرام زیر صدارت مکرم و محترم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی ہوا۔ جس میں امام صاحب کے علاوہ پانچ یورپین ممالک کے صدران اور نمائندگان نے بھی خطاب کیا۔ مجموعی حاضری 2200 رہی۔ الحمدللہ۔ HR-3 Tv کی ٹیم نے پورے دن کے پروگرام کو کوریج دی۔ تفصیلی رپورٹ مجلس انصار اللہ جرمنی کے ترجمان الناصر کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(محمد ایوب خان سیکرٹری اجتماع انصار اللہ 2002ء جرمنی)

ڈارم سٹڈ میں مسجد نورالدین کی سنگ بنیاد کی تقریب

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے سنگ بنیاد رکھا، 500 سے زائد افراد کی شمولیت

مورخہ 11 مئی بروز ہفتہ شام چھ بجے ڈارمسڈ ریجن کی پہلی مسجد ''مسجد نورالدین'' کے سنگ بنیاد کی تقریب عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ کی برستی رحمت کے سائے میں رنگ برنگی چھتریوں کے نیچے تقریباً 5 صد مرد و خواتین، بچے جمع تھے۔ ان کے چہرے خوشی سے تمتمار ہے تھے اور دل اللہ کی حمد سے لبریز تھے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم جرمن زبان میں پڑھنے سے تقریب کا آغاز ہوا۔ ریجنل امیر صاحب ڈارمسٹڈ مکرم خالد حسین خادم صاحب نے ابتدائی کام کے بارے میں تعارف کروایا اور مکرم نیشنل امیر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا: ''آج ایک نئی مسجد دنیا میں ایسے ہی وجود میں آ رہی ہے جیسے ایک بچہ اپنی پیدائش پر وجود میں آ تا ہے۔ بنیاد کے بعد مکمل ہونے تک کام کافی محنت طلب اور طویل ہوتا ہے۔ جو جوش خروش اس وقت بنیاد رکھنے کے وقت ہے وہی اس کے مکمل ہونے تک ہونا چاہئے۔ آپ سوچیں یہ مسجد ہم کیوں بنا رہے ہیں؟ دنیا میں کئی ملین مساجد ہیں اور ایک سے ایک خوبصورت بھی بنی ہوئی ہیں مگر مساجد کی اصل خوبصورتی اس میں عبادت کرنے والوں کا تقویٰ اور ان کے آنسو ہیں جو وہ خدا کے حضور گراتیں۔ دنیا میں ایک جماعت احمدیہ ہی ہے جو اپنی مدد آپ کے اصول پر مساجد بنا رہی ہے۔ احباب آگے بڑھیں اور جلد جلد 100 مساجد مکمل کریں ہمیں صرف 100 ہی نہیں بلکہ قریہ قریہ گلی گلی مساجد بنانی ہیں۔ اسکے بعد نیشنل امیر صاحب نے سب سے پہلی اینٹ بنیاد میں رکھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

باقی صفحہ 2 پر

تربیت کی ایک ہی پہچان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہماری جو بڑی نسل ہے اس نے قرآن کریم کی طرف پوری توجہ نہیں دی اور اکثر ہم میں بالغ مردوہ ہیں جو دین سے محبت تو رکھتے ہیں لیکن ان کو یہ سلیقہ سکھایا نہیں گیا کہ قرآن سے محبت کے بغیر دین سے محبت رکھنا کوئی معنی نہیں رکھتے۔ اس میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ وقتی طور پر فوائد تو ہیں۔ لیکن ان فوائد کا اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ ان کی دین سے محبت، دین کے لئے وقت نکالنا، دین کے لئے محنت کرنا، ان کو گھیر کر قرآن کی طرف لے آئے۔ اگر یہ پیدا نہ ہو تو کوششیں بے کار ہیں۔۔۔۔۔۔ پس تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا اور اس کے معانی پر غور سکھانا یہ ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے اور تربیت کی کنجی ہے۔ جس کے بغیر ہماری تربیت ہو نہیں سکتی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 1997ء)

انتقال پر ملال

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی کے والد محترم شریف احمد صاحب ولد مکرم عبدالرحیم صاحب آف جھنگ صدر 10 مئی 2002ء کو وفات پاگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکی عمر 81 سال تھی، مرحوم کی نماز جنازہ جھنگ میں ادا کی گئی بعد ازاں آپ کی میت ربوہ لیجائی گئی جہاں نماز جنازہ کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں آپکی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کرائی۔

مرحوم ہندوستان میں کھاچوں ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے، تقسیم ہند کے بعد جھنگ میں آباد ہوئے۔ یہاں آپ نے کپڑے کا ایک کارخانہ لگایا۔ آپ بے حد محنتی اور دیانت دار تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس کاروبار میں بہت برکت اور وسعت دی اور اس طرح سے آپ نے ایک کامیاب صنعتکار کے طور پر کامیاب زندگی گزاری۔ آپ ہر دلعزیز تھے چنانچہ آپ کی نماز جنازہ میں مقامی غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔ آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں اور سب شادی شدہ ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

مقامی TV پر حضور کیساتھ محفل سوال و جواب پر مشتمل کیسٹ دکھائی گئی

مکرم محمود احمد ندیم صاحب سیکرٹری اشاعت Neuwied تحریر فرماتے ہیں کہ مقامی جماعت کے ایک ہونہار خادم مکرم وہیب احمد بٹ صاحب کی اس تجویز پر کہ کسی دن مقامی ٹیلی ویژن پر تمام دن سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صرف وہ وڈیو کیسٹس دکھائی جائیں کہ جن میں حضور انور نے اپنے مختلف دورہ ہائے جرمنی کے دوران حقیقت حال کے متلاشیوں کو سوال و جواب کی محفلوں میں مطمئن کیا تھا'' مجلس عاملہ نے ویڈی کی ایک میٹنگ بلائی گئی جس میں فیصلہ کیا گیا اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے سب سے پہلے تمام شہر میں اشتہارات تقسیم کئے جائیں اور پھر مقامی ٹیلیویژن یعنی Offener Kanal کے وڈیو ٹیکسٹ پر بھی اسی اشتہار کو دکھایا

باقی صفحہ 2 پر

اس شمارہ میں

☆ تبرکات، ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام
☆ جرمنی کے شب و روز (خبریں)
☆ عالمی حالات (خبریں)
☆ ایک خط
☆ پادری کی غلط بیانی کا جواب
☆ روایات صحابہؓ
☆ تقریر لیلی
☆ ڈارم سٹڈ میں مسجد کا سنگ بنیاد
☆ انتقال پر ملال

شہر کولون کے کارڈینل Meisner کا اسلام پر الزام اور اس کا جواب

قسط نمبر 2

پچھلے شمارہ میں جرمنی کے شہر کولون کے مسٹر کارڈینل Meisner کے جرمن رسالہ BUNTE کو دیے جانے والے انٹرویو کے حوالہ سے برادرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کا وہ مراسلہ خلاصتاً پیش کیا گیا تھا جس میں انہوں نے کارڈینل موصوف کے اس الزام کا جواب دیا تھا کہ اسلام رواداری کی تعلیم اس وقت دیتا ھے جہاں وہ اقلیت میں ہو۔موجودہ شمارہ میں کارڈینل Meisner کی طرف سے آنے والے جواب اور اس کے برادرم ہدایت اللہ ہبش کی طرف سے جواب الجواب کا خلاصہ پیش کیا جارہا ھے۔کارڈینل موصوف کا جواب جو ان کی طرف سے ان کی نمائندہ پریس Dr. Theod. Manfred Becker-Huberti نے دیا اس کا خلاصہ حسب ذیل ھے:

محترم جناب ہبش صاحب آپ کا 18 نومبر کا مکتوب جناب کارڈینل Meisner صاحب کو موصول ہوا۔جسے انہوں نے بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے خط خاکسار کو جواب دینے کی غرض سے دیا ہے۔آپ نے ان کی BUNTE کیساتھ اپنے انٹرویو کے دوران دی گئی رائے کہ "اسلام رواداری کی تعلیم صرف اسی وقت دیتا ہے جب وہ اقلیت میں ہو" پر اپنے جن خیالات کا اظہار کیا ہے انہوں نے ان کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ان کا مطلب صرف یہ تھا کہ بہت سے اسلامی ممالک ایسے ہیں جہاں عیسائی اپنے گرجے نہیں بناسکتے نہ پبلک میں اپنی عبادات بجالا سکتے ہیں اور نہ اپنے مسیحی دین کو اس آزادی کیساتھ پھیلا سکتے ہیں جس آزادی کیساتھ مثلاً مسلمان جرمنی میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن میں بہت سے ایسے مقامات پائے جاتے ہیں جہاں رواداری کی تعلیم دی گئی ہے تاہم ان کے برعکس ان مقامات کی طرف بھی توجہ جاتی ہے جہاں یہود اور نصاریٰ کے ساتھ سختی کی تعلیم دی گئی ہے۔جہاں تک آپ کے ساتھ باہمی گفت وشنید کا تعلق ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں مگر اس میں دیگر مسائل کے علاوہ اسلامی ممالک میں عیسائیوں کے ساتھ رواداری کا سوال بھی زیر بحث آنا چاہیے۔

برادرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کا جواب الجواب

جناب کارڈینل صاحب! میں آپ کے نمائندہ پریس کی مہر سے 18 نومبر کے مکتوب کے جواب میں ملنے والی وضاحت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔چونکہ اس کے ملنے کے بعد مجھے پاکستان اور ہندوستان کے ایک لمبے سفر پر جانا پڑا۔اس لئے میں اس کا جلد جواب نہ دے سکا۔

مجھے اس سفر کے دوران کچھ ایسے تجربات پیش آئے اور بعض اسلامی ممالک میں ایسے مناظر دیکھنے کا موقع ملا جنکا اسلامی رواداری کے ساتھ براہ راست تعلق ہے۔مثلاً بحرین (ایک عرب اسلامی ملک) ایک بڑے بازار میں سے گذرتے ہوئے میری نگاہ کتابوں کی ایک ایسی دوکان پر پڑی جسکے اندر دو بڑی بڑی قطاروں میں بائیبل کے مختلف نسخے پڑے تھے۔علاوہ ازیں میں نے وہاں ایک اخبار میں پڑھا کہ بحرین میں کسی مقام پر ایک بہت بڑا گرجا تعمیر کیا جارہا ہے۔پھر جب میں کراچی (پاکستان) میں اترا تو ایک شام جبکہ میں اپنی جماعت کے مہمان خانہ میں ٹھہرا ہوا تھا مجھے ایک عجیب منظر کا سامنا ہوا اور وہ یہ کہ میں اس وقت جب مسجدوں میں مغرب کی اذانیں بلند ہو رہی تھیں تو ساتھ ہی ایک قریبی گرجا گھر سے گھڑیال بجنے کی آواز آرہی تھی۔لاہور میں 24 دسمبر کی شام کو ایک اور تجربہ دیکھنے میں آیا۔میں نے دیکھا کہ ایک بڑے بازار میں بہت سے عیسائی بچے اپنے ہاتھوں میں بڑے بڑے کتبے لئے حضرت یسوع مسیح کا یوم پیدائش مناتے ہوئے گذر رہے تھے۔پھر اس سے بھی عجیب تر یہ کہ میں نے ایک پاکستانی اخبار میں پاکستان کی مسیحی اقلیت کے ایک علمبردار کی طرف سے شائع ہونے والا ایک مضمون پڑھا (تراشہ ملاحظہ ہو) جس میں انہوں نے اسلامی رواداری کی بہت تعریف کی ہوئی تھی۔آپ شاید کہیں گے کہ یہ تو درست ہے مگر تمام اسلامی ملکوں میں اسپر ایک اٹل اصول کے طور پر عمل نہیں کیا جاتا۔میں اس کے جواب میں کہونگا کہ ایسے اسلامی ممالک جن میں عیسائیوں کو اس قسم کی مذہبی آزادی حاصل نہیں وہ گنتی میں چند ہیں۔ان میں ایک سعودی عرب بھی ہے جہاں وہابی حکومت قائم ہے۔اسے ایک استثناء کے طور پر شمار کیا جاسکتا ہے۔یا پھر انڈونیشیا یا نائیجیریا وغیرہ میں اٹھنے والے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان فسادات کی مثال ہے مگر بنیادی طور پر یہ مذہبی قسم کے فسادات نہیں بلکہ فرقہ پرستی کی بنیاد پر ہیں۔اس میں قرآن یا بائیبل کی تعلیم کا کوئی دخل نہیں۔اکثر اسلامی ممالک میں یہ صورت نہیں ہے مثلاً ترکی کو ہی لے لیں جہاں سالہا سال سے استنبول شہر کے اندر مساجد سے بلند ہوتی ہوئی اذانوں کی آواز کیساتھ قریباً ستر گرجاؤں کی گھنٹیاں بجتی بھی سنائی دیتی ہیں۔یہ رواداری نہیں تو اور کیا ہے۔

جہاں تک قرآن کریم کی ان آیات کا تعلق ہے جن میں مذہبی آزادی کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم پایا جاتا ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ یہ صرف اس صورت میں جائز ہوگا جب مقابل پر بھی تلوار اٹھائی جائے۔ان آیات کو دوسرے مذاہب کے ساتھ بزور جنگ غلبہ پانے پر محمول کرنا کسی طور پر بھی جائز نہیں یہ اسی طرح ہے جیسے اسرائیلی انبیاء کو حکم دیا گیا کہ وہ ظالموں کو بزور خنجر منائیں اور یہ احکام بائیبل میں اس وقت بھی موجود ہیں۔میں یہ بھی کہونگا کہ جہاد جسے عام طور پر مقدس جنگ کا نام دیا جاتا ہے یہ اور اصطلاح اسلام کی نہیں بلکہ بائیبل کی ہے۔مقدس جنگ کے نام کی کوئی اور اصطلاح نہ قرآن میں ہے نہ اسلام کے اندر پائی جاتی ہے۔رہا جہاد تو سب سے اعلیٰ جہاد اپنے نفس کی اصلاح ہے۔دوسرے نمبر کا جہاد قرآن کریم کی اشاعت ہے۔تلوار کا جہاد تیسرے نمبر پر آتا ہے اور وہ بھی صرف اس صورت میں جب دشمن مقابل پر تلوار اٹھائے اور بس۔

(ترجمہ وتلخیص: فضل الٰہی انوری)

سٹک سٹڈ Stockstadt میں میلہ کتب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی کو Stockstadt کے چھٹے میلہ کتب Buchmesse میں امسال بھی اپنا سٹال لگانے کی توفیق ملی۔الحمدللہ۔یہ Buchmesse فرینکفرٹ سے جنوب مشرق میں چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع چھوٹے سے شہر Stockstadt میں مؤرخہ 16 تا 17 مارچ منعقد ہوا۔یہ علاقہ چونکہ نوں سے مل کر Riedstadt کہلاتا ہے۔اس میلہ میں جرمنی بھر سے قریباً ساٹھ پبلشرز نے حصہ لیا۔جماعت احمدیہ جرمنی نے اس میلہ میں اپنے پبلشنگ ادارے Verlag Der Islam کے زیر انتظام سٹال لگایا۔

اس جماعتی سٹال پر 40 مختلف موضوعات پر مبنی کتابیں رکھی گئیں۔علاوہ ازیں قرآن کریم کے جرمن، پولش، روسی، چیک اور انگریزی زبانوں میں تراجم رکھے گئے۔اسٹال کو "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ کی تصاویر مع تعارف نیز کلمہ طیبہ، احمدیہ مسلم جماعت، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور اسلام کا مطلب امن ہی امن ہے جیسے بینروں سے سجایا گیا۔

ان دو ایام میں ہمارے اسٹال کو دیکھنے والوں کی تعداد اندازاً چار صد رہی۔قریباً پانچ صد پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔بہت سی کتب لوگوں نے خریدیں، مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش کی نئی کتاب "اللہ کے نام پر جنگ کرنیوالے انتہا پسند" مقامی برگا ماسٹر کو تحفتاً پیش کی گئی، جو مع اہلیہ آخری دن ہمارے اسٹال پر تشریف لائے تھے۔اسکے علاوہ مقامی اخبار کے نمائندہ کو جماعت کا تفصیلی تعارف کرایا گیا۔مرکزی طور پر اسٹال کو ہدایت اللہ صاحب ہبش ، ریجنل امیر صاحب اور صدر صاحب انصاراللہ جرمنی نے رونق بخشی۔مقامی صدر صاحب محترم رمضان احمد صاحب کیساتھ ڈیوٹی دینے والے محترم عرفان احمد صاحب، مکرم عثمان احمد صاحب، مکرم فاروق احمد صاحب، مکرم ممتاز کاہلوں صاحب، مکرم منظور احمد صاحب، باجوہ مکرم سید شبیر حسین صاحب، مکرم سعید احمد صاحب، مکرم نوید احمد صاحب، مکرم منور احمد صاحب اور مکرم سرفراز احمد صاحب احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

بقیہ:- مجلس شوریٰ

نیشنل امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جسمیں آپ نے ممبران شوریٰ کو انکی ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلائی۔آخر پر امیر صاحب نے اختتامی دعا کرائی اور اس طرح جماعت جرمنی کی 21 ویں مجلس شوریٰ اختتام پذیر ہوئی۔الحمدللہ۔

امسال اس مجلس شوریٰ کے لئے جملہ انتظامات لوکل امیر فرانکفورٹ محترم فلاح الدین خان صاحب کے زیر نگرانی مقامی احباب جماعت نے نہایت محنت، خلوص اور عمدگی سے سرانجام دیے۔جس کے لئے وہ سب احباب دعاؤں اور شکریہ کے مستحق ہیں۔مجلس شوریٰ کے دیگر انتظامات کے لئے سیکرٹری شوریٰ مکرم زبیر خلیل صاحب کے زیر نگرانی مکرم عبدالباسط صاحب بھٹی، مکرم عبدالقیوم شاکر صاحب اور مکرم محمد صادق صاحب نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

☆جماعت Meschenich ریجن نورڈرائن نے جلسہ یوم مسیح موعود مؤرخہ 29 مارچ کو نماز سینٹر میں منعقد کیا۔صدر صاحب جماعت نے تلاوت، نظم کے بعد تقریب کی غرض وغائت بیان کی۔پھر ایک نوجوان طالب علم اعجاز احمد صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی اور جرمن ترجمہ پیش کیا۔دوسری تقریر میں مکرم مختار صاحب نے بیعت کے الفاظ اور بعض نصائح بیان کیں۔مکرم مربی صاحب نے تربیتی تبلیغی کاوشوں کا ریجن میں جائزہ لیا اور نصائح سے نوازا۔احباب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ساتھ بچوں سے اس دن کے منانے کی وجہ اور اہمیت دریافت فرماتے رہے۔آخر میں سوالات اور جوابات کا سلسلہ شروع ہوا۔دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔(رپورٹ:۔نذیر احمد، صدر جماعت)

☆لوکل امارت فرینکفرٹ نے مؤرخہ 23 مارچ کو یوم مسیح موعود علیہ السلام منایا۔اس روز بیت السبوح میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی نے کی۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے "ظہور امام مہدیؑ" کے موضوع پر تقریر کی۔اس کے بعد لجنہ کی طرف سے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر تقریر کی گئی۔اس کے بعد مکرم طیب احمد صاحب اور عبدالجلیل صاحب نے جرمن زبان میں ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کئے۔

ہمارے جرمن احمدی دوست مکرم محمد مسیحی نے تقریر کی ان کا موضوع "سیرت حضرت مسیح موعود" تھا۔ایک بچی نے عربی قصیدہ مع جرمن ترجمہ پڑھا۔آخر میں مکرم مشنری انچارج صاحب نے خطاب فرمایا۔آپ کا موضوع تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں کس طرح کا احمدی دیکھنا چاہتے ہیں" اسی دن اطفال اور ناصرات کے لئے کھیلوں کا اور تربیتی پروگرام منعقد ہوا جس کے آخر میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(رپورٹ :سیکرٹری اشاعت، لوکل امارت فرینکفرٹ)

بقیہ:- تقریب سنگ بنیاد

ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کر کے بھجوایا تھا۔اسکے ساتھ ہی ذیلی تنظیم کے نمائندگان اور بعض عہدیداروں نے ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی کل گیارہ اینٹیں رکھی گئیں۔اس دوران سب احباب سٹیج سے بلند آواز میں کی جانے والی دعاؤں کے ورد میں شامل رہے۔

(معاون سیکرٹری اشاعت ڈارمسٹاڈ ریجن)

بقیہ:- کیسٹ مجلس سوال وجواب

جائے۔الحمدللہ کہ یہ تبلیغی کارروائی بہت کامیاب رہی اور مؤرخہ 16 مارچ 2002ء کو صبح دس بجے سے لے کر شام سات بجکر بیس منٹ تک تقریباً 9 گھنٹے 20 منٹ مختلف پروگرام ٹیلیویژن پر دکھائے گئے کہ جن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیسٹس کے ساتھ ساتھ جماعت نوئے ویڈ نے بھی مختلف اوقات میں جو مختلف پروگرام مقامی ٹیلیویژن کے لئے بنائے تھے ان کی ایک ایک ویڈیو بھی دکھائی گئی۔

مختلف ریجنز و لوکل امارات میں واقفین نو کے اجتماعات

جرمنی بھر کے مختلف ریجنز میں واقفین نو کے اجتماعات منعقد کئے گئے۔ سبھی اجتماعات میں حاضری کا تناسب اچھا رہا اور بچوں نے مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔

☆ریجن ہیسن ٹاؤنس

خدا تعالیٰ کے فضل سے ریجن ہیسن ٹاؤنس کو پہلا ششماہی اجتماع ۶ اپریل کو کرنے کی توفیق ملی۔ نصاب کے مطابق مقابلہ جات کروائے گئے تو مسابقت کی روح بڑھے۔ اختتامی تقریب میں مہمان خصوصی مکرم شمس الحق صاحب نے واقفین اور ان کے والدین سے خطاب کیا جس میں تمام بچوں بڑوں کو ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں توجہ دلائی۔ ریجنل امیر صاحب نے آئندہ کے نصاب اور اجتماعات کی تاریخوں کا اعلان کیا۔ واقفین نو کو کارکردگی کے سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ حاضری ۱۵ رہی۔ یکم مئی کو واقفین نو کے لئے عربی کلاس کا انعقاد بھی کیا گیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ واقفین نو کی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ (آمین)

☆ریجن ویسٹ فالن

محترم ریجنل امیر صاحب کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہمیں واقفین نو کی تربیت کے لئے اپنی تربیت بھی لازمی کرنی ہے۔ قرآن میں ہے، تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں عمل اور قول کے تضاد کو جھوٹ کہا جاتا ہے۔ آپ نے قول سدید کی طرف توجہ دلائی اور یہ کہ عمدہ خدمت عاجزی انکساری کا نام ہے۔ بعد میں واقفین نوع کے درمیان علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے فرمایا کہ آئندہ چند سالوں میں جماعت کو بہت سے مبلغین کی ضرورت ہوگی جو ہر سال نئے آنے والوں کی تربیت کرسکیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

☆لوکل امارت اوفن باخ۔ تیسرے اجتماع برائے واقفین نو کے لئے کمیٹی نے نصاب تیار کیا اور تین مختلف معیار کے نصاب الگ الگ رنگوں میں فوٹو اسٹیٹ کروا کے صدران کو پوسٹ کیا۔ حاضری کے لئے صدران نے بار بار یاد دہانی کروائی۔ اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے محترم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا کہ واقفین نوع کو اللہ نے عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور ماں باپ نے آپ کو ابراہیمی سنت پر عمل کرتے ہوئے خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔ ماں باپ اور بچے یہ دعا ضرور پڑھا کریں۔ اور بچوں کو زبانی یاد کرنے کی تلقین فرمائی۔ واقفین بچوں کے درمیان علمی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ نیز مقابلہ مشاہدہ معائنہ بھی ہوا۔ اختتامی اجلاس سے ریجنل امیر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کا نظم وضبط اس بات پر شاہد ہے کہ وقف نو کے بچے عام بچوں سے مختلف ہیں۔ آپ نے والدین کو توجہ دلائی کہ گھر میں ان بچوں کو اچھا ماحول دیں۔ مکرم نیشنل سیکریٹری صاحب نے فرمایا کہ، والدین نے ان بچوں کو وقف کیا اب ان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو ان کی اہمیت سے آگاہ کرتے رہا کریں۔ بچوں کو روزانہ ایک اچھی بات بتایا کریں۔ آخر میں دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔

☆لوکل امارت مائنز ویز بادن۔ سہ ماہی اجتماع واقفین نو نماز سینٹر میں ہوا۔ انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے لئے فیکس بھیجی۔ بچوں کے درمیان مقابلہ جات ہوئے اور اول دوم سوم آنے والے بچے اور بچیوں کو انعام دیئے گئے۔ حاضری ۲۷ تھی۔ آخر میں مقصود الحق صاحب مرکزی نمائندہ نے خطاب میں بچوں کو احسن رنگ میں نصائح سے نوازا۔

☆ہمبرگ سٹی۔ تیسرا اجتماع وقف نو منعقد کیا۔ سیکریٹری وقف نو مرکز نے بنفس نفیس شامل ہوئے اور بچوں کو نصیحت کی کہ یہ مت بھولیں کہ آپ نے آگے جا کر انسانیت کی عظیم خدمت کرنی ہے۔ عمر کے لحاظ سے تین معیار میں بچوں کو تقسیم کیا گیا تھا۔ مقابلہ جات کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ ۴۱ میں سے ۴۰ بچوں نے شرکت کی۔

☆ریجنل اجتماع وقف نو ہیسن ڈارمسڈ

مکرم ریجنل امیر کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد تقریر ہوئی جس کا موضوع مجلس کے آداب تھا۔ اس میں 87 واقف اور 56 واقفات۔ پانچ سال سے کم عمر کے پانچ بچے وقف نو اور سات غیر وقف نو شامل ہوئے۔ اختتامی خطاب میں مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے اپنی نصائح سے نوازا۔ (رپورٹ ریجنل سیکرٹری وقف نو)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان اور دیگر ممالک میں پابند سلاسل اسیران راہ مولیٰ کی جلد رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب اسیران کو استقامت عطا فرمائے انکے اہل وعیال کا حامی وناصر ہو آمین۔

مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

امسال بھی جرمنی بھر میں بہت سی جماعتوں نے جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کئے۔ یوں تو ان جلسوں کا انعقاد 27 مئی کو ہونا چاہئیں مگر مختلف جماعتوں نے اپنی اپنی سہولت کے مطابق اس تاریخ کے قریب قریب ان جلسوں کا اہتمام کیا اور اس طرح سے نوجوان نسل کو اس بابرکت دن کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے ساتھ ساتھ بڑی عمر کے احباب کے لئے یاد ہانی کا سامان کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان جلسوں کی جن جماعتوں کی طرف سے ہمیں رپورٹس موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ دعا کی غرض سے ہدیہ قارئین ہے۔

☆Heppenheim میں جلسہ یوم خلافت: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہیپن ہائم کو 27 اپریل کو یوم خلافت منانے کی توفیق ملی۔ اس کے لئے ایک ہال حاصل کیا گیا۔ احباب جماعت کو مختلف ذرائع سے جلسے کی اطلاع دے دی گئی تھی۔ ریجنل امیر مکرم خالد حسین خادم صاحب کی صدارت میں اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم کے بعد اردو ترجمہ و جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ نظم کے بعد صدر جماعت صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور رسالہ الوصیت سے وہ اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حاضرین میں قدرت ثانیہ کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ لجنہ کی طرف سے نظم اور تقریر پیش کی گئی جس کا موضوع برکات خلافت تھا جس کو مردانہ حصہ میں بھی سنا گیا۔ مہمان خصوصی مکرم حمید اللہ صاحب ظفر نے ایک گھنٹہ تک برکات خلافت پر بہت موثر تقریر کی جسے حاضرین نے دلچسپی سے سنا۔ آخر میں صدر صاحب مجلس نے سوال کرنے کی اجازت دی اور سوال وجواب کے بعد دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔ اجلاس کے بعد حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع بھی کی گئی۔ جس کو لجنہ نے گھروں میں تیار کیا گیا۔

☆جماعت فنگ سٹڈ کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 5 مئی کو جلسہ یوم خلافت کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم خالد حسین خادم صاحب ریجنل امیر ہیسن ڈارمسڈ کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت نظم کے بعد جرمن و اردو زبان میں تقاریر ہوئیں۔ جن میں نظام خلافت کے بارے میں احباب کو تفصیل سے بتایا گیا نیز اس نظام کی مخالفت کرنے والوں کے بارے میں بھی بتایا گیا اور وجوہات پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ اس کے بعد مکرم ریجنل امیر صاحب نے بچوں سے جلسہ کی کاروائی کے بارے میں سوالات کیے اور اندازہ کیا کہ کتنے بچے کاروائی کو غور سے سن رہے تھے۔ دعا پر جلسے کا اختتام ہوا بعد میں ماحضر سے احباب کی تواضع کی گئی۔

ایک خط

”اخدا اب بھی اپنے متلاشیوں کی راھنمائی کرتا ھے“

یہ ایک نو احمدی دوست مکرم شہباز احمد صاحب کے اس خط کا اردو ترجمہ ھے جو انھوں نے مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ (یو کے) کو لکھا (ادارہ)

میرے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح وقت پر صحیح فیصلہ کی سعادت بخشی اور حقیقی اسلامی جماعت یعنی جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ میری بیوی اور بچے بھی میرے اس فیصلہ سے متفق ہیں اور وہ بھی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔

میں اگرچہ ایک مسلم گھرانہ میں پیدا ہوا تھا مگر یہ اتفاق میرے لئے باعث اطمینان نہ تھا، اوائل عمر میں ہی سوچا کرتا تھا کہ میں اتفاقاً عیسائی، یہودی یا ہندو بھی تو ہوسکتا تھا۔ پھر میں اپنے آباؤ اجداد کے طور طریقہ کی پابندی کیوں کروں؟ لہذا میں اپنے گردوپیش میں مختلف مذاہب اور لاتعداد فرقوں کا جائزہ لیتا رہتا تھا۔ ان میں سے ہر ایک فرقہ کا یہ دعویٰ تھا کہ صرف وہی سچا ہے اور صحیح راستہ پر ہے جبکہ ان فرقوں میں چند ایک بنیادی اختلافات واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں ایک سوال ان دنوں میرے دل کی گہرائی میں ٹھہر گیا کہ کیا اللہ اب بھی بولتا ہے؟ کیا وہ اب بھی ان لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے جو اِسکے سچے متلاشی ہیں اور محض اسکی رضا کے خواہاں ہیں؟ میرے دل کی یہ سوالیہ کیفیت ایک عاجزانہ دعائیہ رنگ اختیار کرتی چلی گئی کہ اے میرے پروردِگار میری راہنمائی فرما! اسی اثناء میں مذاہب اور فرقوں کا مطالعہ میری بے چینی اور غیر یقینی حالت میں مزید اضافہ کا موجب ہوا مگر اصل مدعا تشنہ رہا۔ مختلف فرقوں کے علماء کے ایک آیتِ قرآن پر بالکل مختلف نظریات بلکہ متضاد اظہارِ خیال میری ذہنی خلفشار کا باعث ہوتا رہا۔ یہی امر میری دعا کا مدعا بن گیا۔ قبل ازیں مجھے اسلام احمدیت کے بارہ میں ماسواء معاندانہ باتوں کے کچھ پتہ نہ تھا مگر جونہی بانی جماعت احمدیہ کی کتاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کا مطالعہ کیا تو اسے روحانی علم وحکمت کا خزانہ اور قوانین قدرت کے عین مطابق پایا۔ منجملہ ان کتب کی ورق گردانی کے مجھ میں ایک ناقابل بیان روحانی احساس اور قربِ الٰہی کا جذبہ اجاگر ہو کر مجھ پر طاری ہو گیا۔ میرا دل اس ایمان ویقین سے لبریز ہو گیا کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا ہے اور مجھے وہ ایمان نصیب ہوا ہے جسکے بارے میں آنحضرت ﷺ کی یہ نصیحت تھی کہ ”جب تم امام مہدی کے بارے میں سنو، تو جا کر اس کی بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے تودوں کو عبور کرنا پڑے“ اے حق وسچائی کے متلاشیو! میں تمہیں دعوت دیتا ہوں اور ذاتی تجربہ کی بنا پر علی وجہ البصیرت بتاتا ہوں کہ آؤ اور دیکھو! اس دور میں جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خدا تک ملاتی ہے۔

(مرسلہ: مرزا محمود احمد، فرانکفورٹ)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم خالد ولید نے 5 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور ختم کرلیا ہے۔ احباب سے اسکی درازی عمر، نیک صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔ بچہ ”وقف نو“ کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ بچہ کے دادا کا نام چوہدری محمد رفیق مرحوم آف کھرولیاں مرحوم اور نانا کا نام چوہدری فضل داد مرحوم آف سیالکوٹ ہے۔

(انیس احمد سیکرٹری تعلیم وتربیت، جماعت بابن ہاؤزن)

غرباء کی ضروریات کے متعلق امیروں کا فرض

اسلام کا اقتصادی نظام سے ایک اقتباس
از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پس ہمارے ملک کے امراء کو چاہیئے کہ وہ وقت پر اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اُن حقوق کو ادا کریں جو اُن پر غربا کے متعلق عائد ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کیموزم کا پیدا ہونا ایک سزا ہے ان لمبے مظالم کی جو امراء کی طرف سے غرباء پر ہوتے چلے آئے تھے۔ لیکن اب بھی وقت ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرلیں اور توبہ سے اپنے گذشتہ گناہوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اگر وہ اپنی مرضی سے غرباء کو اپنے حقوق ادا نہیں کریں گے تو خدا اس سزا کے ذریعہ ان کے اموال ان سے لے لے گا۔ لیکن اگر وہ توبہ کریں گے اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو یہ مہیب آفت جو ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے اسی طرح چکر کھا کر گزر جائے گی۔ جس طرح آندھی ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف اپنا رُخ موڑ لیتی ہے۔ اب یہ تمہارا اختیار ہے کہ چاہو تو اللہ تعالیٰ کے اس محبت کے ہاتھ کو جو تمہاری طرف بڑھایا گیا ہے ادب کے ساتھ تھامو اور اپنے اموال کو غربا کی بہبودی کے لئے خرچ کرو اور اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو برداشت کرلو اور دولت اپنے پاس رکھو جو کچھ دنوں بعد تم سے باغیوں اور فسادیوں کے ہاتھ چھنوا دی جائے گی۔

Vol. 8 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 6
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

خلافت کی برکات

بدقسمتی سے مجھے لڑکپن سے سگریٹ پینے کی عادت تھے لیکن جب کچھ ہوش سنبھالا تو مجھے اس سے نفرت سی پیدا ہونے لگی۔ لہٰذا میں نے اس لعنت سے چھٹکارہ پانے کے لئے کوشش شروع کردی۔ خاص طور پر رمضان میں تو میں پورا مہینہ اس کے قریب نہیں جاتا تھا۔ اور کئی دفعہ تو ایسا بھی ہوا کہ پانچ چھ ماہ اس کے بعد بھی اسی طرح گذر جاتے تھے کہ مجھے اسکی ذرہ بھی طلب نہیں ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ ساتھ ساتھ دعا بھی کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بری عادت سے نجات عطا کرے۔ لیکن تمام کوششوں کے باوجود مجھے اس میں کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ یہاں تک کہ میری شادی ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد بھی عطا کردی مگر سگریٹ نوشی کی عادت نہ گئی۔ اس سے پرہیز کرنے کی میں نے بہت کوشش کی لیکن عادت کے ہاتھوں اس قدر مجبور تھا کہ باوجود شدید نفرت اور لمبا لمبا عرصہ اس سے دور رہنے کے پھر اس لعنت میں گرفتار ہوجاتا تھا۔

یہ ساری باتیں بتانے سے مقصد یہ ہے کہ آپ کو اندازہ ہو کہ میں کس قدر کرب اور ازیت کے دن گذار رہا تھا۔ لیکن خداتعالیٰ جو یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اس نے شاید اس کے لئے پہلے سے کوئی وقت مقرر کردیا تھا اور وہ مجھے کسی خاص طریقے سے اس بیماری سے نجات دینا چاہتا تھا۔

چنانچہ یہ ۱۹۹۱ء کی بات ہے کہ خاکسار اپنے اہل وعیال سمیت جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے ''گروس گیراؤ'' گیا ہوا تھا۔ جہاں ہمیں حضور سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ جب جلسہ ختم ہوا تو ہم اپنے گھر واپس آگئے اور پہلے کی طرح نارمل زندگی کا سفر شروع کردیا۔ چنانچہ اگلے ہی روز میں اپنے کام پر روانہ ہوگیا۔ میں ان دنوں ایک بیکری میں کام کرتا تھا اور میری ڈیوٹی سامان کی ترسیل پر ہوتی تھی جو کہ میں ان کی گاڑی پر کرتا تھا۔ جلسہ میں چونکہ تین دن خوب مصروف گذرے، آرام کا موقعہ نہیں مل سکا لہٰذا کام پر مجھے بار بار نیند آتی رہی۔ اسی اثنا میں میرا گزر جرمنی کے سنگارٹ ریلوے سٹیشن سے ہوا تو ایک جگہ بہت بڑے چوک میں مجھے سرخ بتی کے اشارہ پر رکنا پڑا اور حیرت کی بات ہے کہ وہاں بریک لگاتے ہی مجھے نیند آگئی۔ اب میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ جلسہ پر حضور سے میری ملاقات ہے۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی اجازت سے جب میں اندر داخل ہوتا ہوں تو سلام، دعا اور حال وغیرہ پوچھنے کے بعد حضور فرمانے لگے کہ کہئیے! خاکسار نے عرض کیا کہ حضور کوئی نصیحت فرمائیں۔ اس پر برملا جواب ملا کہ آئیندہ سے سگریٹ کو ہاتھ مت لگانا۔ اس کے ساتھ ہی ہارن بجنے پر میری آنکھ کھل گئی اور اسی بدحواسی میں میں نے گاڑی چلادی لیکن طبیعت میں ایک عجیب سا سرور اور اطمینان تھا، جیسے میں گاڑی نہیں چلا رہا بلکہ ہواؤں میں اُڑ رہا ہوں۔ میں اس لمحہ سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کرلی ہے۔ کیونکہ میں حضور کی خدمت میں بھی اس بارہ میں دعا کے لئے لکھ چکا تھا۔ میرے دل نے اُس وقت حضور کے اس اشارہ کو مکمل شرح صدر کے ساتھ اپنے لئے ایک حکم خیال کیا۔ لہٰذا میں نے اسی وقت جیب سے سگریٹ کی ڈبی نکالی اور بڑی حقارت کے ساتھ اسے کوڑے دان میں پھینک دیا۔ کیونکہ اب مجھے ایک واضح نشان نظر آچکا تھا۔

کیا آپ یقین کریں گے کہ وہ دن گیا اور آج کا آیا میں نے اس کے بعد سگریٹ کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ وہ مسئلہ جو سالہا سال سے میرے لئے عذاب بنا ہوا تھا، خلافت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے نجات عطا فرمادی۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد سلیم بٹ۔ ہائیڈل برگ۔ جرمنی)

روایاتِ صحابہؓ

از حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ طاعون کے سلسلے میں تحریر کرتے ہیں: ایک دفعہ پلیگ کا بہت زور تھا۔ سرکار کی طرف سے یہ انتظام تھا کہ جہاں طاعون ہو وہاں کوئی شخص نہ جائے اور نہ وہاں سے کوئی دوسری جگہ جائے۔ اور جہاں طاعون ہوتا تھا لوگوں کو آبادی سے باہر کردیا جاتا تھا اور طاعون زدہ جگہ (کو) چھوڑ دیا جاتا تھا۔ پھگواڑہ میں طاعون کی شدت ہوئی۔ غالباً ۱۹۰۲ء تھا، تمام باشندگانِ شہر آبادی سے باہر چلے گئے تھے۔ باہر آئے ہوئے لوگ حاجی پور کی سرحد تک پھیل گئے۔ میں نے یہ انتظام کیا تھا کہ نہ کوئی حاجی پور سے اس رقبہ میں جائے اور نہ اس رقبہ کا آدمی حاجی پور میں داخل ہو۔ تاہم ابتداء میں بہت (سے) لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ ہم کو حاجی پور میں جگہ دے دو۔ چنانچہ بہت سے آدمی، تحصیل کے ملازم منشی وغیرہ حاجی پور میں آگئے۔ میں نے ان کو رہائش اور آرام کا انتظام کردیا۔ جب میں نے دیکھا کہ ہر ایک کی یہ ہی خواہش ہے تو میں نے ایک تاریخ مقرر کردی کہ اس کے بعد کوئی نہ آسکے گا۔ یہ لوگ رات کو میرے پاس جمع ہوجاتے تھے اور میں ان کو سلسلہ کی باتیں سنایا کرتا تھا۔ ان میں ہندو بھی تھے، مسلمان بھی تھے۔

میری طبیعت میں بہت وہم تھا اور (میں) بہت ہی احتیاط کیا کرتا تھا۔ اور خوفزدہ رہتا تھا۔ میں نے حضرت صاحبؑ کی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھا۔ اسکا جواب حضرت مولوی عبدلکریم صاحبؓ مرحوم نے دیا کہ حضرتؑ نے آپ کے لئے دعا کی۔ اس پر میرا قلب مطمئن نہ ہوا۔ میں نے پھر حضور کی خدمتِ بابرکت میں عریضہ لکھا کہ حضور کے ہاتھ کا لکھا ہوا (جواب) ہو تو اطمینان ہو۔ یہ خط حضرت مولوی صاحب نے حضور کے سامنے پیش کیا تو حضور نے اپنے دستِ مبارک سے حسب ذیل الفاظ تحریر فرمائے:

جواب:۔ میں نے اطلاع پانے کے بعد آپ کے لئے مع عزیزان کے دعا کردی ہے۔ خدا تعالیٰ قبول فرماوے۔ آمین (دستخط)

(اصحاب احمدؑ جلد چہارم۔ طبع سوم صفحہ ۱۶۷۔ ۱۶۸)

(مرسلہ: شیخ برکات الرحمٰن پڑپوتا حضرت منشی حبیب الرحمٰنؓ)

عالمی حالات

ہندوکش: زلزلہ کے پہاڑ؟

افغانستان میں اور بالخصوص ہندوکش کے پہاڑوں میں زلزلے عام بات ہیں۔

ہندوکش کا پہاڑی سلسلہ یوریشیا اور ہندآسٹریلوی ارضیاتی پلیٹوں کی جوڑ پر واقع ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں زمین کے نیچے شدید براعظمی تصادم جاری ہے۔

ہر سال یہاں اوسطاً چار ایسے زلزلے آتے ہیں جن کی شدت زلزلہ پیما پر پانچ یا اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ ان زلزلوں کا مرکز ہندوکش کے ساٹھ کلومیٹر کے علاقے میں ہوتا ہے۔

زمین سات بڑی ارضیاتی پلیٹوں پر مبنی ہے جنہیں تکنیکی زبان میں ٹیکٹونک پلیٹ کہا جاتا ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تقریباً ایک کروڑ سال پہلے ہندوستانی اور یوریشائی پلیٹوں کے وسط میں سمندر تھا اور ان دونوں پلیٹوں کے مابین پہلا تصادم ساٹھ لاکھ برس پہلے پیش آیا تھا۔ یہ ٹکراؤ بہت تیز نہیں ہوتا۔ ایک مطالعے کے مطابق، دونوں پلیٹ ہر سال 4.4 سینٹی میٹر کھسکتے ہیں۔ لیکن ان کا اتنا کھسکنا ہی قہر برپا کردیتا ہے۔ مصنوعی سیاروں کی مدد سے کئے جانے والے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمالیہ اب بھی کھسک رہا ہے اور ماہرین ارضیات کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں زلزلوں کا خدشہ بنا رہے گا۔

جرمنی کے شب وروز

دودھ کے ڈبوں پر زرضمانت

حکومت جرمنی نے دودھ کے ڈبوں پر زرضمانت طلب کرنے کی تجویز رد کردی ہے۔ البتہ ۱ جنوری 2003 سے زرضمانت کا جو قانون نافذ العمل ہوگا اس کا اطلاق بئیر، پانی، کولا اور دوسرے مشروبات کے ڈبوں پر ہوگا۔ شراب اور دودھ کے ڈبے اس سے مستثنٰی ہوں گے۔ اس قانون کی ضرورت ماحول کو صاف رکھنے کی وجہ سے پیش آئی۔

صدر بش کا دورہ جرمنی

امریکہ کے صدر بش نے اپنے جرمنی کے پچھلے ہفتے برلن میں جرمن پارلیمنٹ میں تقریر کی۔ اس موقع پر برلن شہر میں ان کی سیاست خاص طور پر خارجہ پالیسی کے خلاف 25000 سے زائد افراد نے مظاہرہ کیا۔ اس میں صدر بش کی ماحولیات کے متعلق ''Kyto معاہدہ''، کی خلاف ورزی، عالمی عدالت کی مخالفت اور بالخصوص عراق پر امریکا کے ممکنہ حملے کے خلاف مظاہرے شامل تھے۔ اسی طرح Globalisation (جسکا مطلب دنیا پر اپنی مرضی کی حکومت قائم کرنا ہے) کے خلاف بھی مظاہرے کئے گئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حکومتی پارٹیوں کے بعض اراکین نے بھی برملا ان مظاہروں میں حصہ لیا۔

میولع مان اور فریڈمان کے درمیان چپقلش

جرمنی کی سیاسی پارٹی FDP کے صوبہ Westfalen کے صدر Möllemann نے پچھلے دنوں اسرائیل پر کڑی تنقید کی اور وزیراعظم اریل شیرون کی فلسطینیوں کے ساتھ بدسلوکی اور حکومتی پارٹی Lukid کے فیصلہ کہ انہیں فلسطینی ریاست قبول نہیں کرنا، کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس امر پر Möllemann اور جرمنی کے یہود کی مرکزی کمیٹی کے نائب صدر Friedmann کے درمیان سخت الفاظ کا تبادلہ ہوا۔ Friedmann نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے Möllemann کو یہود دشمن قرار دیکر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی اور ذاتی حملے کئے۔ اسی طرح انہیں FDP سے نکالنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے ردعمل میں Möllemann نے بھی Friedmann پر سخت ذاتی تنقید کی اور انہیں FDP کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرنے پر خبردار کیا۔

ایک ماں کی جرأت

امریکہ کے Yellostone نیشنل پارک جو کہ Wyoming کے علاقہ میں ہے وہاں آگ لگ گئی۔ امریکی محکمہ جنگلات کے رینجرز نے نقصانات کا جائزہ لینا شروع کیا۔ رینجرز کے ایک ممبر نے کیا دیکھا کہ ایک درخت کے تنے کے ساتھ زمین پر ایک پرندہ جلا بھنا راکھ سا بنا پڑا ہے۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سوٹی کے ساتھ اس راکھ کے ڈھیر کو کریدنا چاہا تو اس پرندے کے تین بچے زندہ اور سلامت موجود ہیں۔ لگتا ہے کہ انتہائی محبت کرنے والی ماں کو آنے والی قیامت کا اندازہ ہوگیا تھا اس نے اپنے تینوں بچوں کو لیا ہوگا اور نیچے درخت کے تنے کے پاس آگئی ہوگی اور پھر وہاں اس نے ان بچوں کو اپنے پروں کے نیچے چھپالیا ہوگا۔ آگ لگنے پر زہریلا دھواں ہر طرف پھیلنے لگتا ہے۔ اگر وہ چاہتی تو اُڑ کر کسی محفوظ مقام پر منتقل ہوسکتی تھی۔ لیکن اس نے اپنے بچوں کو بے یارومددگار چھوڑنے سے اجتناب کیا۔ ظاہر جب آگ اُس کے قریب آئی ہوگی تو اس نے اپنے بچوں کو بچانے کی خاطر انہیں اپنے پروں کے نیچے لے لیا ہوگا۔ پروں کو آگ لگ جانے پر بھی وہ اُڑ سکتی تھی اور اپنے آپ کو بچا سکتی تھی لیکن وہ تو اس بات کا تصور ہی نہیں کر رہی تھی۔ اس کا واحد مقصد اپنے بچوں کو بچانا تھا۔

آگ کی حدت نے پردہ کے بعد اس کے جسم کو بھی جلایا ہوگا اور وہ ایک خوفناک اذیت میں مبتلا ہوئی ہوگی لیکن تمام تکلیفوں کے باوجود ثابت قدم رہی کہ اس کا مقصد اپنے بچوں کو بچانا تھا۔ جب جسم جلتا ہے تو بہت ہی اذیت ہوتی ہے یہ ماں لازماً ان اذیتناک لمحوں سے گزری ہوگی۔ خصوصاً جب زندہ ہی جل جائے تو تکلیف کا تصور ہی خوفناک ہوتا ہے لیکن یہ ماں ہر قسم کی اذیتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف اپنے بچوں کو بچاتی رہی۔

اس خبر سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ مذہب میں اسلام والدین کی عزت کو کیوں اتنی اہمیت دی گئی ہے۔ یورپ میں پل کر بڑھنے والی نوجوان نسل کے لئے سوچنے کا مقام ہے کیا وہ اپنے بوڑھے والدین کی عزت اور خدمت کرکے جنت کے مستحق بننا چاہتے ہیں؟

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے